
ع سے عشق
محمد نواز ساحر

عشق کی کیا تاریخ ہے؟

مطلب جیسے انسان کی ہسٹری ہے، درختوں کی، نباتات کی، اسی طرح عشق کی کیا ہسٹری ہے؟

یہ کہاں سے آیا... کیوں آیا... اس کی ضرورت کیا تھی؟

اکثر آپ نے سنا ہو گا کہ یہ ایک انتہائی انسانی جذبہ ہے... مطلب جب آپ چاہت کی سبھی حدوں کو پار کر لیتے ہیں تو جو آخری حد رہ جاتی ہے اسے عشق کہہ سکتے ہیں۔

یہاں ایک اور بات کلیئر کر دوں کہ وقت اور موقع کی نزاکت کے ساتھ ساتھ تقریباً ہر انسانی جذبہ بدل جاتا ہے۔

باپ اپنے بیٹے کو عاق کر سکتا ہے، بھائی بھائی کو قتل کر سکتا ہے، بیوی خاوند کو چھوڑ سکتی ہے، بچے ماں باپ کو گھر سے نکال سکتے ہیں اور محبوبہ محبوب سے تعلق منقطع کر سکتی ہے۔

تو پھر وہ عشق کہاں ہے جو آپ کو کتابوں میں، اسباقوں میں اور کہانیوں میں سنایا جاتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اس دنیا میں اُس پیار، محبت اور عشق کا وجود ہی نہیں ہے۔

حیران کیوں ہو رہے ہیں سچ کہہ رہا ہوں!

تو پھر یہ سب کیا ہے؟ عشق کیا ہے؟

تو سنیئے! پیار، محبت، عشق آپ کی وہ وفاداری اور عزت ہے جو آپ کسی کے لیے وقف کرتے ہیں۔

اگر آپ کسی کی عزت کرتے ہیں، دل سے کرتے ہیں، اور اپنی وفاداری میں سچے ہیں تو بلاشبہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو اس فلاں سے عشق ہے...وہ چاہے آپ کا باپ ہو... بھائی ہو...بیوی ہو، بیٹا ہو یا کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

اس جذبے کو محض ایک عورت تک محدود کر دینا ناانصافی ہو گی۔

یہاں ایک بات نہایت قابلِ غور ہے کہ فحاشی جیسے عظیم گناہ کو اس پاکیزہ جزبے سے جوڑنا اس جزبے کی توہین ہے۔

محض جسمانی خواہش پوری کرنے کے لیے کسی کی بہن بیٹی کو بے آبرو کرنے والا عشق کا دعویدار کیسے ہو سکتا ہے؟...جسے نہ تو اپنی عزت کا خیال رہا اور نہ ہی دوسروں کی عزت کے بارے میں زرا سوچا۔

یاد رکھیں جو عزت نہیں کرتا وہ عشق تک رسائی سے محروم رہتا ہے اور جو عزت کرتا ہے وہ تعلقات کے معاملے میں ہمیشہ وفادار رہتا ہے...وہ تعلق چاہے خالق سے ہو یا مخلوق سے۔

میری دعا ہے کہ میری یہ ادنی سی کاوش آپ کو صحیح راستہ دیکھانے میں معاون ثابت ہو (انشاء اللہ)۔

عشق کی ضرورت کیوں ہے؟ کیا یہ ضروری ہے؟

زرا اپنے آپ پر غور کریں خدا نے ہمیں بہت ساری نعمتوں سے نوازا ہے... جیسا کہ زبان دی ہے چکھنے کے لیے... جس سے ہم بے شمار زائقے چکھ سکتے ہیں... بظاہر انہیں دیکھ کر ہم ان کے بارے میں کوئی رائے قائم نہیں کر سکتے۔

بلکل اسی طرح ہم مختلف لوگوں سے ملتے ہیں... کچھ لوگ ہمیں بہت پسند آتے ہیں اور کچھ بلکل برے لگتے ہیں۔

یہ ہم کیسے کر لیتے ہیں؟

کیا ہم ان کو بس دیکھ کر ایسا کرتے ہیں؟

بلکل بھی نہیں!... یہ سب ہمیں ان سے بات چیت کر کے یا ان کے ساتھ وقت گزار کر احساس ہوتا ہے کہ وہ ہمارے بارے میں کیسا سوچتے ہیں یا ہمارے ساتھ کیسا برتاو کرتے ہیں۔

جہاں ہمیں عزت ملتی ہے وہاں ہمارا دل باغ باغ ہو جاتا ہے... ہمیں خوشی کا

احساس ہوتا ہے۔
یہی وہ احساس ہے جو ہمیں مختلف لوگوں کے قریب لے کر آتا ہے اور ہمیں اپنی قدر کا احساس دلواتا ہے۔
ہر شخص اس چیز کو محسوس کرتا ہے... اس لیے کسی شخص کے ساتھ ہمارا رویہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہمارے لیے کتنا ضروری ہے۔
یہی وجہ ہے کہ ہم ان چیزوں کو زیادہ وقت دیتے ہیں جن میں ہمیں اپنی قدر نظر آتی ہے۔

وقت اور حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے اور انسان حالات کا مقابلہ کرنا اچھے سے جانتا ہے...اسی لیے وہ موجودہ ممکنات کو دیکھتے ہوئے کوئی بہتر فیصلہ کر لیتا ہے۔
ممکن ہے آپ نے بھی کئی دفعہ اپنے لیے فیصلے کیے ہوں اور بعض دفعہ ہو سکتا ہے نقصان بھی اٹھایا ہو...اسی طرح اکثر اوقات انسان کے بہت سے فیصلے اس کے ارد گرد رہنے والے لوگوں پر بھی اچھا خاصا اثر ڈالتے ہیں۔
اور اسی وجہ سے یہ باتیں اکثر سننے کو ملتی ہیں کہ:
وہ بدل گئی ہے/بدل گیا ہے۔

مجھے بھول چکا ہے/بھول چکی ہے۔

اس نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا ہے۔

زندگی میں کئی دفعہ یہ مسلئہ درپیش آتا ہے مگر اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ انسان اپنی ضروری چیزوں اور زمہ داریوں سے کنارا کرلے۔

یہاں دوسری اہم چیز جو انسان کو یاد ہونی چاہیے وہ وفاداری ہے... یہ احساس ہونا چاہیے کہ میرے اس فیصلے سے یا تبدیلی سے میرے ساتھ جڑے لوگوں پر کیا اثر پڑے گا۔

نئے تعلق کو پانے کے بعد پرانے رشتوں کو بھول جانا سراسر خودغرضی ہے، بے وفائی ہے۔

اور ایسے لوگوں کی پہچان یہ ہے کہ عزت دینے والوں کی بھی قدر نہیں کرتے اور مخلص لوگوں کے ساتھ دھوکا کرتے ہیں۔

ان پر اعتبار کرنا خودکشی کے مترادف ہے اور اسی وجہ سے بہت سارے لوگ حقیقت میں ایسا کر جاتے ہیں۔

اس دنیا میں تقریباً ہر شخص آپ کو اپنی کہانی بتاتے ہوئے ذہن نشین کروانے کی کوشش کرے گا کہ فلاں نے میرے ساتھ دھوکا کیا، فلاں نے

میرے ساتھ بے وفائی کی وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح اگر آپ دنیا میں موجود سبھی لوگوں کی داستانیں سنیں گے تو سوچ میں پڑ جائیں گے کہ آخر بے وفا کون ہے؟

ایک چیز جسے سبھی اگنور کرتے ہیں وہ ہے خود کو دیکھنا... یہ دیکھنا کہ ہم کتنے وفادار ہیں؟... ہم کیسے تعلق نبھار ہے ہیں؟... ہم کیا کچھ بھلا چکے ہیں؟... ہمارا کتنا قصور ہے؟

یہ سبھی وہ سوال ہیں جو ہم خود سے پوچھنا ہی نہیں چاہتے بلکہ ہر دفعہ یہ سوچ کر ٹال دیتے ہیں کہ وہ یہ نہ کرتا تو یہ نہ ہوتا... وہ نہ جھگڑتا تو مَیں یوں نہ کرتا... اور اسی طرح کے بے شمار سوال جو جنم لیتے ہیں:

وہ مجھے روک لیتا/لیتی تو میں رک جاتا/جاتی۔

وہ بلاتا/بلاتی نہیں تو مَیں کیوں بلاؤں۔

وہ جو کچھ مرضی کرے مجھے پرواہ نہیں۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

حالانکہ ان چیزوں کا براہِ راست زندگی پر اثر پڑتا ہے۔

تو حل کیا ہے؟ کیا کیا جائے؟

بہت سادہ سا حل ہے!... پہلے خود وفاداری کرو... ثابت کرو کہ آپ ان کی

قدر کرتے ہیں۔

خود کو احساس دلاؤ کہ ان چیزوں کی مجھے ضرورت ہے!...یہ چیزیں میرے لیے ضروری ہیں...اور انہیں ٹھیک کرنے کے لیے مجھے خود ان کی جانب بڑھنا ہو گا۔

مجھے یقین ہے کہ اگر آپ یہ سوچ کر نکل پڑیں گے تو کئی مسائل حل ہو جائیں گے اگر کچھ رہ بھی جائیں تو آپ کو یہ پچھتاوا نہیں ہو گا کہ آپ نے کوشش نہیں کی۔

اکثر سنا کرتے تھے کہ یہ عشق عام لوگوں کے بس کی بات نہیں...یہ خاص لوگوں کو ہی نصیب ہوتا ہے جن پر خدا کی عنایت ہوتی ہے۔

ایک سوال جو ذہن میں گردش کرتا رہتا تھا کہ آخر یہ چیز کیا ہے؟

کوئی جادو ہے؟

کوئی کرامت ہے؟

آخر یہ ہے کیا؟ جو عام آدمی کی پہنچ اور سمجھ دونوں سے باہر ہے۔

جب سکول میں پڑھتے تھے تو میرے ایک دوست نے سوال کیا تھا کہ یہ پیار، محبت اور عشق میں کیا فرق ہے؟

اس وقت مَیں نے جواب دیا پتہ نہیں...

تو اس وقت اس نے جو کہانی سنائی وہ عام لڑکیوں سے ہوتی ہوئی لیلی مجنوں اور پھر نا جانے کہاں کہاں جا پہنچی۔

قصہِ مختصر ہمارے معاشرے میں ڈراموں فلموں میں یہی تو دیکھایا جاتا ہے، یہی سنایا جاتا ہے، اسی لیے ہمارے بچے جوان انہی کہانیوں کو حقیقت سمجھ بیٹھتے ہیں۔

مَیں تمھارے لیے مر جاؤں گا۔

مَیں زمانے سے ٹکرا جاؤں گا۔

تم سانسوں سے زیادہ ضروری ہو۔

تم بس میری ہو وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب باتیں انہیں افسانوی کہانیوں کی پیداوار ہیں۔

مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ انسان کا بدلنا ایک فطری عمل ہے اور کئی مرتبہ وہ اپنے فیصلے ارادے بھی بدل لیتا ہے۔

جو تعلق اسے آج ضروری لگتا ہے... ہو سکتا ہے کل وہ اتنا اہم نہ رہے... اور اسے چھوڑنا بہتر لگے.

اگر ایک شخص تعلق توڑ کر زندہ رہ سکتا ہے تو دوسرا بھی اس کے بغیر جی سکتا

ہے... کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا اور جو ایسی نادانی کرتا ہے وہ دنیا آخرت دونوں میں شرمندہ ہی ہو گا۔

مرنے سے قدر حاصل نہیں ہوتی... اگر کوئی تعلق توڑنا چاہے تو اس سے بات چیت ضروری ہے.. کہ آخر وہ ایسا کیوں کر رہا ہے؟

اگر پھر بھی وہ ڈٹا رہے تو قدم پیچھے کر لینے چاہییں یہی بہتر ہے۔

پیار، محبت اور عشق ایک ہی جزبے کے تین نام ہے۔

پیار میٹھے پانی جیسا ہے، محبت میٹھے دودھ جیسی اور عشق شہد کی مانند ہے۔

پیار میں انسان کسی چیز کی چاہت کرنے لگتا ہے۔

محبت میں اسے پانے کی جدوجہد کرتا ہے۔

اور عشق میں کئی دفعہ ہارنے کے باوجود اسی کا منتظر رہتا ہے چاہے انجام ہو جائے۔

کہتے ہیں نبھانے والے نبھا جاتے ہیں چاہے حالات جیسے بھی ہوں۔

آپ نے کسی سے وعدہ کیا ہے... کسی کی امیدیں آپ سے وابستہ ہیں... کسی کو انتظار ہے...

سوچیں آپ کی زندگی میں اس کا کیا کردار ہے.. کتنی اہمیت ہے... یہ باتیں

آپ کو باور کروائیں گی کہ آپ کو اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیے۔
پھر ضروری سمجھتے ہوئے وعدہ پورا کرنے کی کوشش کریں اور اگر نہیں کر سکے تو معافی بھی مانگیں۔
معاملات تب بگڑتے ہیں جب آپ کے لیے ضروری بھی ہو... تب بھی آپ وعدہ پورا نہ کریں اور معافی بھی نہ مانگیں...
یہ بات صرف وعدے کی نہیں ہے...ہمارے بہت سارے معاملات صرف اس وجہ سے خراب ہو جاتے ہیں کہ ہم امیدوں پر پورا اترنے کی وجہ نہیں بتاتے...یا بتانا ضروری نہیں سمجھتے...دوسری طرف وہ یہ احساس کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہم نے انہیں ضروری نہیں سمجھا۔
اور کئی سوال جو تعلقات کو خراب کر دیتے ہیں پیدا ہو جاتے ہیں: جیسا کہ جو قریبی ہیں وہ ان سے ہی رابطہ رکھے گا ہم اس کے لگتے کیا ہیں؟
اب وہ پہلے جیسا نہیں رہا۔
اس سے بات کرنا بے مقصد ہے۔
یہ وہ باتیں ہیں جو صرف ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے جنم لے لیتی ہیں...اگر ہم بات کر کے مسئلہ پیدا ہی نہ ہونے دیں تو تعلقات کا گلشن ہمشہ شاداب ہی رہے گا۔

جہاں بات رک جاتی ہے وہاں رشتے کمزور پڑ جاتے ہیں۔

خود نبھانے والے بنیے...اٹھیے اور اس زمہ داری کو اپنے سر لیجیے کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی نہیں نبھا سکتا۔

ختم شد۔